سوال

(341)غیر مسلم دوست کی ضیافت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان کیلیئے جائز ہے کہ اپنے غیر مسلم دوستوں کی خاطر تواضر کرے ؟ اورانہیں کھانے پینے کے لئے وہ چیزیں پش کرے جو دین اسلام میں حرام ہیں ؟ ان غیر مسلموں کی اپنے مسلمان دوست سے ملاقات کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام روادی ‘آسانی اور سہولت والادین ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دین انصاف بھی ہے ۔ دوست کا اکرام اسلامی آداب میں شامل ہیں ۔ لیکن اگر دوستغیر مسلم ہو تو عزت افزائی کرنے والے کے ارادے اور عزت افزائی کے ذائع کی تبدلی سے حکم بھی تبدیل ہوجاتا ہے ۔ اگر عزت افزائی سے شر عی مقصد کا حصلو مطلوب ہو ‘یعنی وہ اس طرح اس سے اچھے تعلقات استوار کر کے اسلام کی دعوتی دینا اور کفر وضلالت سے نکالنا چاہتا ہے تو یہ ایک بلند مقصد ہے اور شریعت یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ذرائع کا حکم وہی ہوتا ہے جو مقصود اصلی کا حکم ہے ۔ اگر مقصد ایسا ہے جس کا حصول واجب ہے تو اس کے لئے مناسب ذرائع اختیار کرنا بھی واجب ہو گا ۔ اگر مقصد ایسا ہے جس کا حصول شرعاًحرام ہے تو اسکا ذریعہ بھی حرام ہو گا ۔ اس لئے عزت افزائی سے کوئی مقصد حاصل کنا پش نظر نہ ہو اور عزت افزائی نہ کرنے سے عزت افزائی کرنے والے کوئی دینی ‘ جانی ‘مالی یا آبرو کے نقصان پہنچنے کا کوئی خطرہ نہ ہو تو یہ بالکل جائزنہیں اگر کوئی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو جائز ہے ۔ باقی رہاحرام چیزوں مثلاً شریا یا خنزیر کے گوشت سے مہمان کی تواضع کرنا تو یہ جائز نہیں ‘کیونکہ مہمان کی اس طرح خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ‘کافروں کی اطاعت اور اللہ کے حق پر ان کے حق کو ترجیح دینا لازم آتا ہے ۔ مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر مضبوھی سے قائم رہے اور گناہ اور ظلم کے کسی کام میں دوسروں کی مدد نہ کرے ۔ غیر مسلم ممالک میں اسلام کے احکام پر ثابت قدمی سے عمل کرنے سے بہت عظیم فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس طرح ایک شخص صرف زبانی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی تبلیغ کرنے والا بن سکتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ